بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | یکم فتح ۱۳۴۶ ہش / ۲۷ شعبان ۱۳۸۷ھ / یکم دسمبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۷۱


## اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۳۰ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—• کل مورخہ ۲۹ نومبر کو ۶½ بجے شب ہال جامعہ احمدیہ میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہدہ داران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے تین روزہ ریفریشر کورس کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد صدر محترم نے خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی مہتمم صاحب مقامی کی زیر صدارت اختتام کو پہنچی۔ مہتمم صاحب مقامی، معتمد صاحب مقامی، ناظم صاحب مال، محاسب صاحب اور ناظم صاحب تعلیم نے عہدہ داران کو خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں ہدایات دیں۔ یہ پروگرام مزید دو دن جاری رہے گا۔

(منیر الحق ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

—• محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں۔ ان دنوں بیمار ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—• مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وسیم ایم۔اے واقف زندگی ابن مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی اہلیہ کے ہمراہ ۲۶ نومبر کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز سیرالیون روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور کماحقہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا فرماویں۔

—• مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نیجر الفضل بعارضہ نزلہ۔ زکام اور بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## انتخاب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

جملہ انصار اللہ ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یکم دسمبر بروز جمعۃ المبارک معاً بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں زیر صدارت مرکزی نمائندہ آئندہ تین سال کے لئے زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کا انتخاب ہوگا۔ مجلس انصار اللہ ربوہ کے جملہ انصار سے درخواست ہے کہ وہ سب اس انتخاب میں حصہ لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اگر ایمان باللہ کے اثرات ظاہر نہ ہوں تو ماننا نہ ماننا برابر ہے

## حقیقی ایمان گناہوں کی میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکہ جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی۔ درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے۔ جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا۔ اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے بظاہر اس کا کوئی درد اور دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے، ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے۔ اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا۔ مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا۔ یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائے گا۔ کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا کو مان کر ایک بیسہ کے نکمیہ جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑ گیان کی کوتاہی ہے۔" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۷ء

# نشانات

(۴)

اس پیشگوئی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ) میں فرماتے ہیں:۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح واپس منگوایا جاوے ..... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردوں کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے۔ اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ)

آپ ان تمام اوصاف کو جو پسر موعود کے یہاں بتائے گئے ہیں ایک ایک کرکے دیکھ لیں۔ یہ تمام اوصاف ایک ایک کرکے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات پر چسپاں ہوتا ہوا نظر آئیں گے۔ ایک یا دو باتوں کی بات ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا۔ کہ آپ پر کھینچ تان کر چسپاں کی گئی ہے۔ مگر یہاں تو اللہ تعالےٰ نے ایک ایک نقطہ کو آپ کی ذات میں دکھا دیا ہے۔ جس کو دوست دشمن سب نے دیکھا ہے۔ چند موٹی موٹی باتیں لے لیجئے۔

پیشگوئی میں موعود پسر کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ کہے گئے ہیں

(۱) وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا

(۲) وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔

(۳) اور دل کا حلیم

(۴) اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

(۵) اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

یہ پانچ باتیں ایسی ہیں جن سے غیر سے غیر بھی انکار نہیں کرسکتا۔ ان باتوں کا غیروں اور اپنوں نے صاف صاف لفظوں میں اقرار کیا ہے اور ان پر مہر تصدیق ثبت کی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ میں یہ تمام باتیں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں جو بھی آپ کے نزدیک آیا ہے۔ ان سب نے اس کی گواہی دی ہے۔ کہ آپ سخت ذہین و فہیم تھے۔ لاکھوں افراد یہ گواہی دیں گے۔ کہ آپ دل کے حلیم تھے۔ اور لاکھوں اپنے اور غیر ذاتی تجربہ و مشاہدہ سے جانتے ہیں۔ کہ آپ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر تھے۔

الغرض پیشگوئی کا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہوا اور جو باری تعالےٰ کے وجود اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خود آپ کی صداقت کا نہایت روشن ثبوت ہے۔

پسر موعود یعنی "المصلح الموعود" کی پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ ایسا ظاہر و باہر نشان ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ البتہ وہ لوگ جو دن کو بھی رات ثابت کرسکتے ہیں ان کا کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابھی تو مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کو تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ کیا قوم اتنی خرابی میں پڑ گئی تھی کہ المصلح الموعود کی ضرورت پڑ گئی۔ حالانکہ یہی سخت زمانہ ہوتا ہے۔ جب ایک مضبوط مصلح کی ضرورت ہوتی ہے۔ "رسول اللہ" کی وفات پر جو حالت ہوتی ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے جس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں ذکر فرمایا ہے۔

یہی زمانہ ہوتا ہے جب "دوسری قدرت" کا ظہور ہوتا ہے اور قوم پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے بھی بیگانے بن جاتے ہیں۔ اکثر لوگ ارتداد کے نزدیک پہنچ جاتے ہیں۔ اس وقت دوہری مصیبت ہوتی ہے۔ غیروں میں جماعت کا وقار قائم رکھنا اور اپنوں کو حبل متین کے ساتھ وابستہ رکھنا۔ (باقی)

# کلامِ حق

## قطعات

کلامِ حق کلامِ زندگی ہے ۔۔۔ کلامِ حق پیامِ زندگی ہے
کلامِ حق کو جس نے کرلیا جذب ۔۔۔ اسے حاصل دوامِ زندگی ہے

کلامِ حق کے اندر ڈوب کر لے ۔۔۔ نصیب اپنا حیاتِ جاوداں سے
کہ غواصوں کے ہاتھ آتے ہیں موتی ۔۔۔ تلاطم ہائے بحرِ بیکراں سے

اٹھا قرآں کو سینے سے لگا لے ۔۔۔ کہ اے غافل! کلامِ یار ہے یہ
اشارہ گفتۂ محبوب کا جان ۔۔۔ کہ حرفِ سادہ و پُرکار ہے یہ

کھلے تجھ پر نہ معنی زندگی کے ۔۔۔ کبھی کھولا نہ تُو نے نامۂ یار
ملا کیا تجھ کو عمرِ رائیگاں سے؟ ۔۔۔ پریشاں فلسفۂ بے ربط افکار

سعید احمد اعجاز

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

# مبارک جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق چند تاثرات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

قادیان میں سالانہ جلسہ ایک روحانی اجتماع ہے جس میں اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے دور و نزدیک سے لوگ شامل ہوتے ہیں ایک احمدی کے لئے اس اجتماع میں شمولیت بڑی سعادت ہے۔ قیام پاکستان و بھارت کے بعد حالات مختلف ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالانہ جلسہ کے مقدس اجتماع کی جو بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں پون صدی پیشتر رکھی تھی وہ بدستور محکم و استوار ہے اس پر ہر سال نئی اور بلند عمارت تعمیر ہوتی ہے۔

اس سال ۶۷ء میں جلسہ سالانہ قادیان پر جانے والوں کی نہایت محدود تعداد تھی۔ آخر الامر خاکسار کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ میرا نام بھی قافلہ قادیان میں شامل ہو سکا پہلے روانگی ۲۲۔ نومبر بروز بدھ مقرر تھی مگر حکومتوں کے پروگرام کی مجبوری سے ہمارا قافلہ ۲۳ نومبر بروز جمعرات علی الصبح زیر قیادت مکرم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ سے سوئے قادیان روانہ ہؤا۔ اس میں بھی فائدہ ہؤا۔ اس طرح ہم سب کو سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی مستقل دعا "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ کہ اے خدا! تو میری اُمت کے جمعرات کی صبح کے سفروں میں خاص برکت پیدا فرما" میں سے حصہ وافر ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

تفصیلی حالات لکھنے والے دوست تفصیلات درج کریں گے مَیں تو اختصار سے چند تاثرات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا قافلہ حسینی والا بارڈر سے بھارت میں داخل ہؤا۔ نماز ظہر و عصر ہم نے فیروزپور ریلوے سٹیشن پر باجماعت ادا کیں۔ اذان دی گئی۔ سارا منظر پُرکیف اور رقت آمیز تھا۔ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک تعداد ہمیں نماز ادا کرتے دیکھ رہی تھی ان میں سے نوجوانوں کے لئے تو یہ نظارہ بالکل نیا تھا۔ رات بھر گاڑی میں گزری۔ گاڑی کا ڈبہ ہمارے لئے مخصوص تھا۔ اُسی میں نمازِ مغرب وعشاء پڑھی۔ صبح کی نماز ۲۴ نومبر کو ہم نے باجماعت امرتسر کے اسی پلیٹ فارم پر پڑھی جہاں تقسیم ملک سے پہلے صدہا مرتبہ اسی طرح نماز پڑھی تھی۔ اذان کے الفاظ میں کتنی رقت تھی اور نماز بھی بہت پُردرد تھی۔ قادیان والے درویش کتنے اچھے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لئے بارڈر پر بھی کھانا بھیجا اور راستہ میں بھی ہر طرح ہم سب کا خیال رکھتے رہے۔ قادیان کے منارۃ المسیحؑ کو دیکھتے ہی گاڑی میں دعا شروع ہوئی۔ آنکھیں پُرنم اور دل پُرنور تھے۔ انتظام کے ساتھ مقدس بستی میں داخل ہوئے۔ مسجد مبارک میں نفل ادا کئے اپنی اپنی جگہ پہنچے اور جلد بعد ہی جلسہ کا آغاز ہو گیا۔

جلسہ سالانہ ۲۴۔۲۵۔۲۶ نومبر کو ہؤا۔ بہت ایمان افروز تقریریں تھیں۔ بھارت کے احمدی مبلغین اور دوسرے احباب کی تقریروں سے بہت لطف آیا۔ ہندو اور سکھ بھی شاملِ جلسہ تھے مگر پُرکیف نظارہ تو یہ تھا کہ حالات کی ناسازگاری کے باوجود بھارت کے شمال جنوب اور مشرق و مغرب سے احمدی نمائندے جلسہ میں موجود تھے۔ کشمیر کے احباب خاصی تعداد میں شاملِ جلسہ ہوئے مغربی بنگال، بہار۔ اڑلیسہ۔ مالابار۔ مدراس۔ حیدرآباد دکن۔ یو۔پی۔ دہلی بمبئی اور دوسرے علاقوں سے احباب آئے ہوئے تھے۔ فجی اور افریقہ سے آنے والے احمدی بھی موجود تھے۔ ایک دُوربین آنکھ کے لئے یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے خاص تصرف کا منظر پیش کر رہا تھا۔ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ دعائیں ہوئیں۔

جلسہ کا پروگرام دو حصوں میں منقسم تھا۔ دن کو گیارہ بجے سے اڑھائی بجے تک اور رات کو آٹھ بجے سے دس بجے تک۔ یہ سارا پروگرام نہایت عمدہ اور معلومات افزاء تھا۔ سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ جلسہ عین وقت پر شروع ہوتا اور عین وقت پر ختم ہوتا تھا اور ہر تقریر مقررہ وقت میں ختم ہوتی تھی۔

نمازوں کے معین اوقات ہیں اور ہر نماز ٹھیک وقت پر ہوتی رہی۔ نمازوں میں درد و سوز کا بیان طاقت سے باہر ہے۔ تہجد کی نماز بھی ان دنوں مسجد مبارک میں باجماعت ہوتی تھی۔ اسکی کیفیت خاص کیفیت تھی۔ سب پیر و جوان نمازیں پڑھتے تھے۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا وہ بھی باقاعدہ نمازوں میں شامل ہوتی تھیں۔ بیت الدعا میں دعا اور نوافل کی باری مشکل سے آتی تھی۔ دن کا وقت بیت الدعا میں دعاؤں کے لئے مستورات کے لئے مخصوص تھا اور رات کو مرد اس جگہ دعائیں کرتے تھے، سارا وقت ہی بیت الدعا معمور رہتا تھا۔ مسجد اقصےٰ کے مینار سے اذانیں کتنی دلربا ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی بھرپور آبادیوں میں نور کے اس مرکز سے خدا تعالےٰ کی کبریائی اور اس کی توحید کی صدا کتنی اچھی اور ایمان افروز ہے یہ کیف کچھ دیکھنے سننے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اور بہشتی مقبرہ میں جا کر رفع درجات اور غلبۂ اسلام کے لئے دعا کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ بہشتی مقبرہ اس دورِ ابتلاء میں خدا کے نیک بندوں کے مال اور ان کی محنت سے خاص ترتیب سے سجایا جا چکا ہے۔ پودوں اور پھولوں کی قطاریں اور صفائی بہت دلکش ہے۔

قادیان کے باہر کے محلہ جات کی مساجد میں جا کر بھی دعا کرنے کا موقع ملا۔ پرانی عیدگاہ میں بھی ہم گئے اور دعا کی۔ تعلیم الاسلام کالج کی عمارت میں بھی گئے اور وہاں کے اساتذہ اور پرنسپل صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ سب باشندے اچھی طرح ملے۔ ہم نے محسوس کیا کہ درویشانِ قادیان کے نیک نمونہ کی وجہ سے دوسری آبادی پر نہایت اچھا اثر ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں قافلۂ پاکستان کے بعض نوجوانوں اور قادیان کے درویشوں کی ٹیم میں فٹ بال کا ایک میچ بھی ہؤا جو بہت پُرلطف تھا۔ درویش حضرات ایک گول پر جیت گئے اور پھر انہوں نے اس خوشی میں ہمیں علیحدہ

چائے بھی پلائی۔ جزاھم اللہ خیراً۔

قافلہ پاکستان کے افراد کا ایک فوٹو بھی لیا گیا یہ فوٹو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں لیا گیا۔ جہاں ہم نے ابتدائی تعلیم پائی ہے۔ اس زمانہ میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت کچی تھی مگر اب سب عمارت پختہ ہو چکی ہے۔

قادیان کے خورد و کلاں حسبِ سابق جلسہ سالانہ پر آنے والے سب مہمانوں کی مہمان نوازی میں ہمہ تن معروف رہے انہیں دن رات کام کرنا پڑا۔ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر دل میں رشک پیدا ہوتا اور ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو خوش و خرم رکھے اور مقصدِ عظیم، غلبۂ اسلام کے لئے خدمت کرنے میں حصۂ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بات خوشکن ہے کہ امیر جماعت احمدیہ قادیان حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل کی آواز میں شوکت بدستور ہے اور ان کی کارکردگی عمر کے زیادہ ہونے کے باوجود جاری ہے، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ اور ان کے جملہ رفقائے کار بالخصوص مکرم چودھری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ ان دنوں خاص طور پر سخت مصروف رہے اور ان کی شب و روز محنت کے نتیجہ میں جلسہ پر آنے والوں کو بہت آرام پہنچا۔

قادیان کے پُرانے ہندو بازار کو دیکھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک طرف احمدیوں کی آبادی اور ان کا کاروبار خالص روحانی ہے اور دوسری طرف دنیا کی ہماہمی زوروں پر ہے۔ اس دفعہ اجازت کے مطابق ہمیں ۲۷ نومبر کی شام کو قادیان سے واپس روانہ ہونا پڑا۔ احباب و بزرگان قادیان قافلۂ پاکستان کو الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر بھی تشریف لائے۔ حضرت امیر صاحب مقامی نے دعا کرائی اور بوندا بوندی میں ۸½ بجے شب ہماری گاڑی قادیان کے ریلوے سٹیشن سے روانہ ہوئی اور ہم افسردہ دلوں کے ساتھ مگر ایک نئے یقین اور عزم سے بھرپور قلوب کے ساتھ روانہ ہوئے۔ واپسی پر درویش حضرات کے نمائندے کھانا لے کر حسینی والا بارڈر پر پہنچے اور ہمیں خاص لنگر خانۂ مسیح موعود علیہ السلام کا کھانا کھلا کر پاکستان میں داخل ہونے کے لئے الوداع کہا۔ واپسی پر فجر کی نماز جالندھر ریلوے سٹیشن پر پڑھی گئی۔ امیر صاحب قافلہ کی ہدایت پر یہ نمازیں خاکسار نے ہی پڑھائیں۔

اذان اور نماز کا یہ موقعہ بھی خاص رقت آمیز تھا۔ ہم اس سرزمین سے واپس ہو رہے ہیں اور ہمارے دل غلبۂ اسلام کے منظر کے دیکھنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں۔

ہاں ایک خاص اور اہم ترین بات یہ تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو پیغام اس جلسہ کے لئے بھیجا تھا وہ پہلے تو محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں نے پڑھ کر سنایا مگر جب انتظام ہونے پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اپنی آواز میں ٹیپ ریکارڈر سے مسجدِ اقصیٰ کے آخری اجلاس میں یہ درد بھرا پیغام سنایا گیا تو اسکی کیفیت بہت غیر معمولی تھی۔ سب دوست حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی درازیٔ عمر اور مقاصد کی کامیابی کے لئے ہمہ تن دعا تھے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کی روحانی برکات کے بے شمار پہلو ہیں میں نے صرف چند تاثرات قلم برداشتہ لکھ دئے ہیں۔

---

# نزولِ رحمت کے مبارک ایام

(مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر "شاہد" مربی سلسلہ احمدیہ ضلع میانوالی)

رمضان المبارک کے ایام میں برکاتِ روحانیہ اور انوار سماویہ کا نزول ہوتا ہے یہی وہ مقدس ایام ہیں جن میں انسان اصلاحِ نفس اور اپنی روحانی تربیت کی بدولت اپنے اندر ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ ان مبارک ایام میں اللہ تعالےٰ نے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ان دنوں عبادات اور دعاؤں کا خاص موقعہ ملتا ہے جس کی وجہ سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور دنیا سے کامل انقطاع اور تبتل الی اللہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم رمضان کے چاند کا، کسی محبوب کی آمد کی مانند نہایت اشتیاق سے انتظار کیا کرتے تھے اور رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں ایک ولولہ، جوش اور ذوق و شوق پیدا ہو جاتا تھا۔ عبادات میں گہرا انہماک، تہجد و نوافل کا شغف، ذکرِ الٰہی کی کثرت قرآن کریم کا پڑھنا اور سننا ان کا معمول بن جایا کرتا تھا۔ یہ وہ امور تھے جن کے باعث رحمتِ باری تعالےٰ کا نزول ان کے قلوب پر ہوتا اور ان کے دل راحت و سکون اور فرحت و انبساط حاصل کرتے۔

رمضان۔ سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ اکل و شرب اور دیگر لذاتِ جسمانی پر صبر کرنے اور احکامِ الٰہی پر عمل کے نتیجہ میں ایک حرارت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ روحانی ذوق و شوق کی گرمی اور جسمانی حرارت مل کر رمضان کہلاتے ہیں جو روزے رکھنے اور عبادات و ذکر الٰہی میں منہمک رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔

انہی مقدس ایام میں قرآن کریم جیسی کامل و اکمل شریعت کا نزول ہوا جو بنی نوع انسان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات ہے اور ہر قسم کے علوم کا سرچشمہ ہے۔ رمضان المبارک کے ساتھ نزول قرآن کا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ
أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ
مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔
(البقرہ ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ ہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا موجب ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت کا باعث ہیں۔ اور اس میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

آیتِ ممدوحہ بالا میں فی تعلیلیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی رمضان کا وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اتارا گیا ہے یعنی رمضان المبارک کے روزوں کی اس قدر اہمیت ہے کہ ان کے بارہ میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں پس جس حکم کے بارہ میں قرآنی وحی نازل ہوا اس کے متعلق ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کس قدر اہمیت و عظمت رکھتا ہے۔

## روزہ سے جنت کا قرب

ان مبارک ایام میں مومنوں میں باہمی محبت و اخوت اور دوسروں کی تکلیف کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ذکرِ الٰہی، اطمینانِ قلب اور امن و سلامتی والی زندگی جنت کا نظارہ پیش کرتی ہے اور حسد و بغض اور کینہ و غصہ کی آگ سے انسان محفوظ رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نفس شیطانی افعال کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ یہ وہ اسباب ہیں جو انسان کو جنت کے قریب لانے والے اور اس کا مستحق بنانے والے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ
(صحیح مسلم باب فضل شہر رمضان)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

جب مومن صدق دل سے روزے رکھتا ہے اور عبادات، ذکرِ الٰہی، صدقات اور تسبیح و تحمید میں مصروف رہتا ہے تو اپنے اندر ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر لیتا ہے اس طرح روحانی تپش سے وہ اپنے تئیں گرما لیتا ہے اسے نیکی ہی نیکی کی توفیق ملتی ہے وہ صدقہ و خیرات، ایثار و قربانی اور محبت و شفقت سے اخلاق فاضلہ اپناتا ہے۔ ایسے حالات میں جنت اس کے قریب ہو جاتی ہے اور جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور بدیوں اور ناپسندیدہ افعال سے دور رہنے کے باعث جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ نیکیوں کے بجالانے سے برائیوں پر فتح آتی ہے اور شیطانی تحریکات کالعدم اور زائل ہو جاتی ہیں۔

## روزہ کی جزا

دوسرے اعمال کے بالمقابل روزہ کی بہت بڑی جزا ہے کیونکہ دوسرے بعض اعمال میں تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ دکھاوے اور نمائش کے لئے ہیں۔ مگر روزہ کی حالت میں کوئی روزہ دار اپنی ظاہری حالت سے اپنی اس عبادت کی نمائش نہیں کر سکتا۔ روزہ کی جزا احادیث میں یوں مذکور ہے:۔

"عن ابن شہاب اخبرنی سعید ابن المسیب انہ سمع اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزّ وجلّ کلّ عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھولی و انا اجزی بہ فوالذی نفس محمد بیدہ لخلفۃ فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک"
(صحیح مسلم جز الثالث مصری باب فضل الصیام)

(ترجمہ) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھے سعد بن المسیب نے خبر دی اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خدا عزّ و جلّ نے فرمایا ہر ایک عمل بنی آدم کے لئے ہے سوائے روزہ کے۔ کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دیتا ہوں (حضورؐ فرماتے ہیں) پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالےٰ کو مشک کی بُو سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم بقیہ

---

بقیہ یضاعف الحسنۃ عشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ عزّ وجلّ الا الصوم فانّہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحۃ عند فطرہ و فرحۃ عند لقاء ربّہ ......
(صحیح مسلم جز ۳ باب فضل الصیام)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے اعمال کی جزا دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کی جزا کے بارہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ چونکہ میرا بندہ خاص میرے لئے روزہ رکھتا ہے اس لئے میں اس کا عظیم الشان بدلہ دیتا ہوں کیونکہ میرا بندہ میری رضا کی خاطر اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو چھوڑتا ہے روزہ دار کے لئے اس کے افطار میں ایک فرحت ہے اور اس کے رب کی لقاء کے بارہ میں بھی اسے خوشی اور انبساط ہے۔

اس حدیث میں بھی روزہ دار کے لئے عظیم الشان بدلہ کی بشارت دی گئی ہے کیونکہ ایک روزہ دار محض خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر کھانے پینے اور دیگر جائز ضروریات سے اپنے نفس کو روکتا ہے اور اس میں ریاکاری کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا۔

(باقی)

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

معاصرین سے

# ہلاکت کا سامان نہ کیجئے

(منقول از ہفت روزہ شہاب ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء)

۱۹۵۲ء میں جب مصر میں شاہ فاروق کی حکومت کا تختہ اُلٹ گیا اور فوجی افسروں نے ملک میں حکومت قائم کر لی تو ایک صاحب مجھ سے ملے "مولانا مودودی مصر جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں" انہوں نے بہت لے ازدادانہ انداز میں کہا۔

"کیوں خیریت تو ہے" میں نے پوچھا

"یہ جو مصر میں انقلاب ہوا ہے بظاہر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ فوجی انقلاب ہے مگر حقیقۃً اخوانی ہی انقلاب کے پیرو ہیں اب مصر میں اخوان المسلمین کی حکومت ہوگی مولانا اسلئے جانا چاہتے ہیں کہ اس نازک اور تاریخی موقع پر اخوانی لیڈروں کو نصیحت کریں اور اسلامی نظام کی تعمیر کے لئے انہیں مفید مشورے دیں۔"

یہ واقعہ ہے کہ مصر میں جو فوجی افسر انقلاب لائے تھے ان میں ایسے بھی تھے جن کے اخوان المسلمین سے تعلقات تھے وہ اخوانی تحریک کی تائید کرتے تھے۔ حتیٰ کہ خود جمال عبدالناصر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اخوانیوں کے اجتماعات میں شریک ہوتے تھے جس وقت کو فاروق کی حکومت کا تختہ الٹ گیا ہے۔ اخوانی رضا کار قاہرہ کی سڑکوں پر پہرہ دینے میں مشغول تھے۔ وہ ان خفیہ بازوں کے بھی رازدار تھے جن میں شاہ فاروق کو تخت سے معزول کرنے کی اسکیم بنائی جاتی تھی۔

"جب اخوان المسلمین اور فوجی افسروں کے درمیان اس طرح کے تعلقات تھے تو پھر کیوں ایسا ہوا کہ فوجی افسروں نے برسر اقتدار آنے کے بعد اخوانیوں پر ظلم کرنا شروع کر دیا"؟

یہ سوال اکثر لوگوں کو پریشان کرتا رہا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس کی وجہ وہی ہے جو بعض دوسرے ملکوں، مثال کے طور پر روس میں پیش آئی۔ زار کی حکومت کے زمانہ میں روس کے اندر دو طرح کی تحریکیں چل رہی تھیں ایک کمیونسٹ تحریک، دوسری جمہوری تحریک کمیونسٹ تحریک کا مقصد تھا، ملکیتوں کا بالجبر خاتمہ اور مزدوروں کی ڈکٹیٹر شپ کا قیام اس کے برعکس جمہوری تحریکوں کے پیش نظر صرف بگڑے ہوئے شہنشاہی نظام کی خرابیاں تھیں۔ وہ زار کو باقی رکھکر یا اس کو ہٹا کر سیاسی اور سماجی بگاڑ کی اصلاح کرنا چاہتے تھے۔

اس طرح آخری مقصد کے اعتبار سے دونوں تحریکیں ایک دوسرے کی ضد تھیں۔ تاہم ایک چیز ایسی تھی جو دونوں میں مشترک حیثیت رکھتی تھی اور وہ تھی زار (شہنشاہ روس) سے بیزاری۔ دشمن دونوں کا ایک تھا۔ اگرچہ دشمن کو ہٹانے کے بعد دوسرے نظام کا تصور دونوں کے ذہن میں بالکل ایک دوسرے سے مختلف تھا۔

موجودہ صدی کی دوسری دہائی میں جبکہ روس میں انقلاب آیا دونوں تحریکوں میں سے کوئی بھی اتنی طاقتور نہ تھی کہ تنہا زار کو ہٹا سکے "کیوں نہ ہم دونوں ملکر زار کو ہٹانے کی کوشش کریں" انہوں نے سوچا اور دشمن کا مشترک ہونا وہ نقطہ اتحاد بن گیا جہاں دونوں ایک دوسرے سے مل گئے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد نتائج نے اس اتحاد کو بہت جلد نتیجہ تک پہنچا دیا۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں زار کی حکومت ختم ہو گئی اور کمیونسٹ اور جمہوری تحریکوں نے مل کر وہاں نئی حکومت قائم کر لی۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ لینن نے اشتراکی تدبیروں سے اپنا قبضہ مکمل کر کے تمام جمہوری لیڈروں کو حکومت سے بے دخل کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ نئے نئے قوانین کے ذریعہ اس کو بھی ناممکن بنا دیا کہ وہ ملک میں کسی قسم کی تحریک چلا سکیں جس کا حق انہیں زار کی شہنشاہی میں حاصل تھا۔ اس کے باوجود جن لوگوں کے دماغ میں اختلاف یا بغاوت کے جراثیم باقی تھے ان کو روس کے ان قید خانوں اور پھانسی گھروں میں پہنچا دیا گیا جو اگرچہ زار کے بنائے ہوئے تھے مگر اشتراکیت کے لیبل نے جن کو اب مقدس حیثیت دے دی تھی۔

ٹھیک یہی تاریخ مصر میں دہرائی گئی ہے شاہ فاروق کی فوج کے کچھ جونیئر افسر فاروق کی قبر کے اوپر اپنی حکمرانی کا تخت بچھانے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ مگر انہیں شبہ تھا کہ وہ اپنے اس خواب کو عملی شکل دے سکتے ہیں۔ دوسری طرف اخوان المسلمین مصر میں اسلامی طرز کی حکومت قائم کرنے کے خواہشمند تھے مگر ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اپنی اس تمنا کو کس طرح واقعہ بنائیں۔ دونوں کی راہ کی رکاوٹ بظاہر ایک چیز تھی شاہ فاروق کی حکومت۔ اس صورت حال نے دونوں گروہوں کے لئے ایک مشترک نقطۂ اتحاد فراہم کر دیا باہم ملاقاتیں اور دوستیاں شروع ہو گئیں خفیہ مجالس میں شاہ کے خلاف اسکیمیں بننے لگیں دونوں خوش ہو گئے کہ مقصد کے حصول کا قریبی موقع ہاتھ آ گیا ہے

حکومت بدلی تو فطری طور پر وہ ان لوگوں کے ہاتھ میں چلی گئی جو زیادہ ہوشیار اور عملی طور پر حکومت سے قریب تر تھے اور اتفاق سے یہی لوگ تھے جن کو اسلامی لگاؤ سے زیادہ ذاتی حوصلوں کی تکمیل کے شوق نے فریق ثانی سے قریب کیا تھا۔ انقلاب کے بعد انہیں محسوس ہوا کہ ان کے حوصلوں کی تکمیل میں پہلے جہاں شاہ فاروق کی شخصیت حائل تھی وہاں اب یہ "قدیم دوست" آڑے کھڑے ہو گئے ہیں حل بہت آسان تھا۔ پہلے کے فوجی افسر اب ملک کے حکمران بن چکے تھے۔ انہوں نے اپنے قدیم دوستوں کو اس سے بھی زیادہ بے دردی کے ساتھ اپنی راہ سے ہٹا دیا۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے شاہ فاروق کی معزولی کے وقت کیا تھا۔

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ ٹھیک یہی تجربہ اب بھی دہرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے اسلام پسند گروہ اس کی مثال ہیں۔ دونوں ملکوں میں یہ صورت حال ہے کہ اسلام پسند عناصر تعداد اور قوت میں اپنے آپ کو اتنا زیادہ نہیں پاتے کہ وہ تنہا اپنے بل پر حکومت کا قلعہ فتح کر سکیں۔ دوسری طرف دونوں ملکوں میں وہ سیاسی پارٹیاں ہیں جن کو آزادی کے بعد سے اب تک صرف اپوزیشن کا پارٹ ادا کرنے کا موقع ملا ہے جبکہ وہ حکومت کی کرسیوں پر بیٹھنے کے انتہائی حد تک حریص ہیں۔ اس صورت حال نے دونوں ملکوں میں وہی کیفیت پیدا کر دی ہے جو مصر اور روس کی مثال میں اوپر ہم دیکھ چکے ہیں۔ اسلامی گروہ اور سیاسی پارٹیاں مقصد کے اعتبار سے قطعاً ایک دوسرے سے مختلف ہیں البتہ حالات نے ان کے درمیان ایک مشترک بنیاد فراہم کر دی ہے اور وہ ہے برسر اقتدار گروہ کو اپنی راہ کی روک سمجھنا۔ پاکستان میں ایوب اور ہندوستان میں کانگرس وہ مشترک نقطے ہیں جہاں اسلامی گروہ اور عام سیاسی پارٹیاں دونوں باہم مل سکتے ہیں۔

مشترک دشمن کی اس آزمودہ منطق نے دونوں جگہ متحدہ محاذ کو جنم دیا ہے جس کے تحت اسلام اور غیر اسلام دونوں شانہ بشانہ ایک دوسرے کے ساتھ مصروف جہاد ہیں۔ اس اتحاد نے خالص مفاد پرستانہ سیاست سے لے کر کمیونزم جیسی انتہائی حد تک لامذہبی تحریک کو اسلامی افراد اور گروہوں سے اس طرح ملا دیا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے دوست بن گئے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے تعاون کے لئے اتنا بے قرار ہیں کہ اپنے اصولوں بلکہ عقائد تک کو اس کی راہ میں حائل ہونا پسند نہیں کرتے وہ شریعت جو کبھی مجرد سیاسی تحریکوں کے ساتھ تعاون کو جائز قرار دینے سے قاصر نظر آتی تھی۔ اب شرک والحاد تک سے تعاون کے لئے اس نے اپنے دروازے کھول دیئے ہیں

یہ تاریخ میں اپنی قسم کی ایک نئی مثال ہے کہ اسلام اور غیر اسلام دونوں کے کیمپ میں بیک وقت خوشیاں منائی گئیں۔ ایک فریق پر منکشف ہوا کہ ابھی تک وہ اپنے آپ سے بے خبر تھا۔ اسلام اور غیر اسلام کے اس اتحاد نے پہلی بار اسے اپنے آپ سے باخبر کیا ہے۔ دوسرا فریق خوش ہے کہ اس سے زیادہ سستا نسخہ کیا ہے کہ زبانی تسکین کی قیمت پر لاکھوں ووٹ بیٹھے بٹھائے حاصل ہو جائیں۔ ایک فریق سوچتا ہے کہ ماضی میں بلا وجہ وہ اس مایوسی کا شکار تھا کہ اسلامی انقلاب کی جس جنس کو لے کر وہ بازار میں نکلا ہے وہ ایک کاسد جنس" ہے۔ یہاں تو ہزاروں ہزار اس کے شیدائی موجود ہیں حتیٰ کہ دہریئے اور ملحدین بھی ہم کو خیر امت کا کردار ادا کرنے کا موقع دینے کے لئے بے قرار ہیں۔ دوسرا فریق اس مسرت آمیز شرمندگی میں مبتلا ہے کہ وہ ناحق اپنے کو صرف اپنے حلقہ تک محدود سمجھ رہا تھا۔ یہاں تو اپنے خاص حلقہ سے باہر ووٹروں، اخبار کے خریداروں استقبال کرنے والوں اور جلسہ کی تعداد بڑھانے والوں کی ایک پوری فوج مل سکتی ہے۔ اور نہایت سستی قیمت پر۔ صرف اتنی سی بات پر کہ ان کو خوش کرنے والے چند الفاظ زبان سے بول دئے جائیں۔

مگر جہاں تک اسلام پسند گروہ کا تعلق ہے انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ

**یہ اتحاد وقتی لیڈری اور ہماہمی تو ضرور دے سکتا ہے مگر مقصد کے اعتبار سے وہ یا تو وقت کا ضیاع ہے یا اپنی ہلاکت کا سامان۔**

اگر یہ اتحاد خوش قسمتی سے سیاسی انقلاب پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو جہاں تک ہمارا تعلق ہے لازمی طور پر ایک بدقسمتی ہی ہمارے حصہ میں آئے گی اور وہ کم و بیش وہی ہوگی جس کی مثال ہم مصر میں دیکھ چکے ہیں اور اگر یہ اتحاد سیاسی انقلاب تک نہ پہنچے جس کا بظاہر زیادہ امکان ہے تو یہ صرف وقت اور قوت کو ضائع کرنے کا

موکے ہم معنی ہوگا — مزید یہ کہ ہمارا یہ طرز عمل مستقبل کے مورخ کے لئے یہ مشکل مسئلہ چھوڑ جائے گا کہ ہمارے ان سرگرمیوں کو وہ تدبر کی کمی کے خانہ میں رکھے یا اخلاص کی کمی کے خانہ میں —؟ کیونکہ اس قسم کی
مدگرت ماں لازمی طور پر دونوں ...

# تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک ۶۷ء

| نمبر شمار | جماعت | حافظ قرآن |
|---|---|---|
| ۱ | مسجد مبارک ربوہ | حافظ محمد صدیق صاحب قاری |
| ۲ | مسجد دار الرحمت غربی ربوہ | حافظ قاری محمد عاشق صاحب |
| ۳ | مسجد دار البرکات ربوہ | حافظ شفیق احمد صاحب |
| ۴ | جماعت احمدیہ سرگودہا | ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب |
| ۵ | " " لائل پور | حافظ محمد اکرم صاحب حفیظ |
| ۶ | حلقہ فیکٹری ایریا " | حافظ عبد الخالق صاحب |
| ۷ | جماعت احمدیہ شیخوپورہ | حافظ اللہ یار صاحب |
| ۸ | " " ننکانہ صاحب | حافظ عبد الرشید صاحب |
| ۹ | دار الذکر ۔ لاہور | حافظ محمد یوسف صاحب احمد نگر |
| ۱۰ | مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور | حافظ غلام حسین صاحب |
| ۱۱ | جماعت احمدیہ شاہدرہ | حافظ محمد اشرف صاحب |
| ۱۲ | جماعت احمدیہ بھوڑو | حافظ عبد الرشید صاحب معلم |
| ۱۳ | گنج۔ لاہور | حافظ کرم الٰہی صاحب |
| ۱۴ | مسجد جماعت احمدیہ گوجرانوالہ | حافظ مبارک احمد صاحب |
| ۱۵ | " " ایبٹ آباد | حافظ عطاء الحق صاحب |
| ۱۶ | " " رحیم یار خان | حافظ لال خان صاحب |
| ۱۷ | جماعت احمدیہ نواب شاہ | قاری حافظ فتح محمد صاحب |
| ۱۸ | جماعت احمدیہ کراچی | حافظ فیض محمد صاحب |
| ۱۹ | " " کراچی | حافظ محمد ابراہیم صاحب |
| ۲۰ | جماعت احمدیہ ملتان شہر | حافظ عبد المالک صاحب |
| ۲۱ | " " چک ۶۵ | حافظ غلام محمد صاحب |
| ۲۲ | " " گھسیٹ پور | حافظ محمد شریف صاحب |
| ۲۳ | " " چک ۱۵۲ ب شمالی | حافظ محمد یوسف صاحب |
| ۲۴ | " " میانی سرگودہا | حافظ بشیر احمد صاحب |
| ۲۵ | " " راولپنڈی | حافظ محمد اعظم خان نسیم |
| ۲۶ | " " پتوکی۔ لاہور | حافظ غلام غلام محمد صاحب آف دریام |
| ۲۷ | " " چنیوٹ | حافظ علم دین صاحب |
| ۲۸ | " " نارنگ | حافظ طالب حسین صاحب |
| ۲۹ | " " ماڈل ٹاؤن | حافظ عزیز احمد صاحب آف چنیوٹ |
| ۳۰ | " " خوشاب | حافظ عبد الکریم صاحب |
| ۳۱ | " " سول لائنز لائلپور | حافظ یقین محمد صاحب |
| ۳۲ | " " دار البیال | حافظ رفیق احمد صاحب گجراتی |
| ۳۳ | " " ٹوپی | قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح |
| ۳۴ | " " گوجرخان | حافظ محمد صادق صاحب قریشی |
| ۳۵ | " " چک ۳۰ | سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹی |
| ۳۶ | " " بدوملہی | مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ |
| ۳۷ | " " کرشن نگر لاہور | حافظ عبد السمیع صاحب |
| ۳۸ | " " چک ۴۴۶ ج ب | حافظ منور احمد صاحب |
| ۳۹ | " " سیالکوٹ | صاحبزادہ محمد طیب صاحب |
| ۴۰ | " " دار الرحمت شرقی | حافظ ظہور الدین صاحب |
| ۴۱ | " " دار الرحمت وسطی ربوہ | حافظ محمد یعقوب صاحب |

نوٹ: (۱) مسجد مبارک ربوہ میں رات کے آخری حصہ یعنی سحری کے وقت نماز تراویح ہوا کرے گی۔

(۲) جماعت احمدیہ کراچی کے لئے نائب امیر صاحب کی ہدایت پر دو حافظ مقرر کئے گئے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

# اعلان نظارت تجارت و صنعت

برائے

## اُمراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

آپ کی جماعت میں جن احباب جماعت نے گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ یا کسی پرائیویٹ ادارہ۔ فیکٹری یا ورکشاپ سے کوئی ٹیکنیکل کورس پاس کیا ہوا ہے خواہ وہ صاحب ملازم ہوں۔ پرائیویٹ طور پر کام کر رہے ہوں یا فارغ ہوں ان کے نام اور مفصل پتہ جات سے مطلع فرما دیں نیز وہ کس کس صنعت و حرفت سے واقف ہیں یعنی کون کون سی ٹریڈ (TRADE) جانتے ہیں۔ ایسے ٹیکنیشن (Technicians) کے مفصل کوائف درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر مطلوبہ معلومات جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ)

# احباب جماعت کیلئے

## ایک ضروری وضاحت

بعض احباب جماعت احمدیہ مختلف مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کو ایسے خطوط لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اُن کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اُن کے لئے فلاں عمارت سے کوئی جگہ الاٹ کر دی جائے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جملہ مرکزی عمارتوں کی تقسیم برائے رہائش جلسہ سالانہ کے انتظام کے تحت کی جاتی ہے اور اس موقعہ پر جملہ مرکزی عمارات نظام جلسہ سالانہ کی تحویل میں ہوتی ہیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

## دعائے مغفرت

میرے اباجان سید محمد شفیع بخاری آف سید انوالی جو سید امیر علی شاہ صاحب ملہم سیالکوٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے سید محمد حسن بخاری کے سب سے بڑے لڑکے تھے مورخہ ۱۷-۱۱-۶۷ بروز جمعۃ المبارک صبح ۵ بجے سمن آباد لاہور میں حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ میرے پیارے اباجان کی مغفرت اور مرحوم بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں اور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اباجان مرحوم کی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے آمین

اباجان اکثر بتایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ تشریف لائے تھے۔ تو آپ نے دادا جان سید امیر علی شاہ صاحب ملہم کے ساتھ جا کر بیعت کی تھی۔

(سید نعیم احمد بخاری پسر محمد شفیع بخاری سید انوالی)

حب مسان بچوں کے سوکھے کی بیماری کے لئے مفید و مجرب۔ قیمت فی شیشی ۲/- روپے

حب السیماک: خشک کھانسی کیلئے مفید و مجرب
قیمت سو گولی ۲/- روپے

حب زعفرانی: بلغمی کھانسی کیلئے مفید
قیمت فی درجن پچاس پیسے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۴۳۰

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری ملنے پر دئیے جائیں۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر ۱۹۰۲۹

میں لطافت الرحمن عمر ولد چوہدری علی اکبر صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر قریباً ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

دس مرلے اراضی محلہ باب الابواب ربوہ

مالیتی ۔/۳۷۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: لطافت الرحمن

گواہ شد: علی اکبر والد موصی

گواہ شد: احسان الرحمن برادر موصی

## مسل نمبر ۱۹۰۳۰

میں مستری محمد الدین ولد مستری نبی بخش صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ × عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک مکان یک منزلہ رقبہ تین مرلہ واقع محلہ کشمیری کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں ہے گزارہ لڑکے کے ذمہ ہے اگر زندگی میں کوئی آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد الدین

گواہ شد: محمد اقبال سیالکوٹ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری وصایا محلہ لیدن نگر

## مسل نمبر ۱۹۰۳۱

میں صوفی محمد بخش ولد ہاشم صاحب قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن گوٹھ جالندھریاں والی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۰/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک معمولی دکان مالیتی ۔/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰-۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: صوفی محمد بخش دکاندار گوٹھ جالندھریاں دی ڈاک خانہ خاص براستہ سعد ضلع نواب شاہ۔

گواہ شد: حکیم نذیر احمد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع نواب شاہ

گواہ شد:۔ برکت اللہ ہوشیارپوری زعیم مجلس انصار اللہ سعد ضلع نواب شاہ

## مسل نمبر ۱۹۰۳۲

میں ناصرہ جمیل بنت احمد دین صاحب جمیل مرحوم قوم راجپوت ساگ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۶/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: ناصرہ جمیل بنت احمد دین صاحب جمیل معرفت عبد الہادی صاحب ناصر ایم اے محلہ دارالبرکات ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ مبارک احمد جمیل شاہد ایم اے مربی جماعت احمدیہ مقیم لاہور

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

## مسل نمبر ۱۹۰۳۳

میں بشیر احمد خادم ولد غلام محمد صاحب۔ قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرہالی خورد ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک بشیر احمد خادم میرہالی خورد ڈاک خانہ کڑیانوالہ ضلع گجرات حال میرپور خاص (سندھ)

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ نور احمد سیکرٹری مال میرپورخاص سندھ

## مسل نمبر ۱۹۰۳۴

میں رشیدہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قوم کھوکھر جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈی ٹائپ کالونی لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے:۔

مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند

زیورات:۔

کڑے طلائی ۳ ۱/۲ تولے
کنٹھی طلائی ۳ ۱/۲ تولے
کانٹے طلائی ۲ تولے
بالیاں طلائی ۱ تولہ
نتھ طلائی ۹ ماشے
جملہ وزن ۱۰ تولے ۹ ماشے

قیمت اندازاً ۔/۱۲۱۹ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم زوجہ غلام احمد ڈی ٹائپ کالونی لائل پور۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ب ضلع لائل پور۔

گواہ شد: محمد رمضان سیکرٹری امور عامہ چک ۹۶ گ۔ب ضلع لائل پور۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چندہ مساجد اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ! ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۱۶ر نومبر تا ۲۲ر نومبر چندہ مساجد کے سلسلہ میں ایک ہزار سترہ روپے کے وعدہ جات اور ایک ہزار دو سو پچاس روپے کی وصولی ہوئی ہے جس میں سے ۴۷ روپے، ۵۰ پیسے لجنہ اماء اللہ کسمولو مغربی افریقہ کی طرف سے ہیں۔ گویا ۲۲ر نومبر تک وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ تریسٹھ ہزار ایک سو اننانوے روپے اور کل وصولی چار لاکھ گیارہ ہزار دو سو، ۳۷ روپے ہو چکی ہے۔

جو رقم مسجد پر خرچ ہو چکی ہے اس لحاظ سے ابھی مزید اٹھاسی ہزار سات سو روپے ہم نے جمع کرنے ہیں جس کے لئے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس اٹھاسی ہزار مزید رقم جو ہم نے جمع کرنی ہے میں سے پچاس ہزار کے وعدہ جات موجود ہیں۔ لیکن ان کی وصولی کی کوشش نہیں کی گئی۔ اگر پچاس ہزار سابقہ وعدہ جات کی رقم جلد از جلد وصول کر لی جائے تو پھر تقریباً صرف ۳۸ ہزار کے مزید وعدہ جات حاصل کرنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

پس میری بہنو! اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے جلد از جلد کوشش کرو کہ یہ رقم جو ہمارے ذمہ ہے ادا ہو جائے اور مسجد کی تعمیر کے ذریعہ اس ملک میں اسلام کا جھنڈا بلند ہو۔ ہر احمدی بہن کو چاہیئے کہ وہ صرف اپنا وعدہ پورا کر دینے پر خوش نہ ہو جائے۔ بلکہ اپنے محلہ، شہر یا گاؤں میں رہنے والی ہر واقف عورت کے متعلق معلوم کرے کہ اس نے بھی اس سعادت سے حصہ پایا یا نہیں اگر کسی وجہ سے وہ اب تک محروم رہی ہے تو اسے تحریک کرے کہ جلد از جلد چندہ دے کر تم بھی شامل ہو جاؤ۔

تمام لجنات کی عہدیداران بقایا جات کی وصولی بہت جلد کرنے کی کوشش کریں اور مزید وعدہ جات بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ بغیر مزید وعدہ جات حاصل کئے رقم پوری نہیں ہو سکتی

تمام احمدی بہنوں کی خدمت میں یہ بھی التماس ہے کہ وہ بچوں کی کامیابی اور ان کی شادیوں یا بچوں کی ولادت کی خوشی کے موقع پر خانۂ خدا کی تعمیر میں حصہ لیں خصوصاً شادیوں کے موقع پر جب کہ ہزاروں روپیہ کپڑے بنانے کھانے پینے اور آرائش پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ ان سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کے گھر کا بنانا ہے۔ ہر خوشی اور ہر تقریب کے موقع پر جہاں خرچ کا سوال ہو یہ یاد رکھ لیا کریں کہ ابھی ہم نے قریباً نوّے ہزار روپے مسجد کے لئے اور جمع کرنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی بنیں۔ آمین۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

## ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جو جلسہ جمعرات کی شام کو ہونا قرار پایا تھا وہ جمعرات کی بجائے اب جمعہ ۸ یکم دسمبر نماز جمعہ کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ہوگا۔

تمام مقامی بہنیں اور بچیاں جنہوں نے اپنے نام جلسہ سالانہ کے لئے لکھوائے ہیں۔ یا لکھوانے ہیں دفتر میں تشریف لائیں!

مریم صدیقہ
صدر لجنہ مرکزیہ

## دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی مرزا محمد شریف صاحب کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔ (مرزا عبدالعزیز دار الرحمت وسطی ربوہ)

## احباب محتاط رہیں

ایک شخص ابو المنصور ناصر نامی آج کل پاک مسلم کالج لاہور میں ملازم ہیں احباب ان سے محتاط رہیں ان کے خلاف اکثر مانگنے کی شکایت ہے۔

(ناظر امور عامہ)

## تقریب شادی

مورخہ ۲۷ر نومبر کی شب کو محترم ڈاکٹر میجر شاہ نواز خاں صاحب نے (جو کہ حال ہی میں تقریباً تین سال کے بعد انگلستان سے واپس تشریف لائے ہیں) اپنے مکان پر اپنے بیٹے فلائٹ لفٹننٹ رشید احمد صاحب بھٹی کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد بھی شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم رشید احمد صاحب بھٹی کا نکاح ۸ر نومبر کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کمانڈر ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ڈپٹی سیکرٹری زراعت حکومت مغربی پاکستان کی دختر شاہدہ لطیف صاحبہ سے ۲۵ ہزار مہر پر پڑھا تھا۔ مورخہ ۲۶ر نومبر کو لاہور میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں مقامی احمدی احباب کے علاوہ متعدد اعلیٰ سرکاری حکام اور غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

## رسومات کے متعلق
## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اعلان

حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ر جون ۶۷ء کو رسومات کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا لجنہ اماء اللہ کے شعبہ تربیت و اصلاح نے یہ ٹریکٹ پندرہ ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کرنے کی غرض سے شائع کروایا تھا۔ اس وقت تک قریباً گیارہ ہزار ٹریکٹ تقسیم ہو چکا ہے۔ یہ ٹریکٹ اس لئے شائع کیا گیا تھا کہ ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک ٹریکٹ ضرور پہنچ جائے اور اس گھرانہ کے افراد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے واقف ہو جائیں۔

اس وقت تک قریباً پونے دو سو لجنات میں یہ ٹریکٹ گیا ہے۔ جس شہر، قصبہ یا گاؤں کی جماعت میں یہ ٹریکٹ نہیں پہنچا۔ وہاں کی لجنہ یا اگر وہاں لجنہ کی تنظیم نہیں تو پریذیڈنٹ جماعت یا مربی ہمارے دفتر سے یہ ٹریکٹ مفت منگوا کر ہر احمدی گھرانہ تک اس ٹریکٹ کو پہنچائیں تا جلد از جلد ہمارا معاشرہ تمام بد رسوم سے پاک و صاف ہو جائے گا۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

## امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

تاریخ امتحان ۱۲/۱۲ بعد جمعہ برائے ربوہ اور ۱۲/۱۲ بروز اتوار برائے بیرونی جات

نصاب معیار اوّل: (۱) ترجمہ قرآن مجید نصف دوم پارہ ہشتم
(۲) نکاح کی آیات مسنونہ

معیار دوم: قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن
(۲) نکاح کی مسنونہ آیات زبانی (قائد تعلیم)

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴